سوال

(187) عیدین کی 12 تکبیروں کا ثبوت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عیدین کی بارہ تکبیروں کا ثبوت کون سی کتاب میں ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

1۔ عن عمرو بن شعیب، عن أبیه، عن جده: "أن النبي صلی اللہ علیه وسلم کبر في عید ثنتي عشرة تکبیرة، سبعا في الأولی، وخمسا في الآخرة، ولم یصل قبلها، ولا بعدها۔ (رواہ احمد کذا فی نیل الاوطار ابن ماجہ سندھی: ج ۱ باب ماجاء کم یکبر الامام فی صلاۃ العیدین ص ۳۸۷)

''رسول اللہ ﷺ نے عید کی نماز میں پہلی رکعت میں سات تکبیریں کہیں، پھر دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہیں۔''

عن کثیر بن عبد اللہ، عن أبیه، عن جده، «أن النبي صلی اللہ علیه وسلم کبر في العیدین في الأولی سبعا قبل القراءة، وفي الآخرة خمسا قبل القراءة

وفي الباب عن عائشة، وابن عمر، وعبد اللہ بن عمرو حدیث جد کثیر حدیث حسن، وهو أحسن شيء روي في هذا الباب عن النبي صلی اللہ علیه وسلم،۔ (جامع الترمذی مع تحفۃ الاحوذی: ج ۱ ص ۳۷۶، والتعلیق المغنی علی الدارقطنی: ج ۲ وشرح السنۃ ج ۲ ص ۶۰۵)

'کثیر بن عبداللہ اپنے والد کے ذریعہ اپنے داد عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عیدین کی نماز میں پہلی رکعت میں قرآت سے پہلے سات تکبیریں کہیں اوردوسری رکعت میں قرآت سے پہلے پانچ تکبیریں کہیں۔''

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ عید کی نمازکی تکبیروں کے بارے میں دوسری تمام حدیثوں سے زیادہ صحیح ہے، یعنی اس مسئلہ کے بارے میں دوسری حدیثوں کی بہ نسبت اس حدیث میں ضعف بہت کم درجے کا ہے۔ (دارقطنی مع التعلیق المغنی ج ۲ ص ۴۸)

امام ترمذی فرماتے ہیں:

والعمل علی هذا عند بعض أهل العلم من أصحاب النبي صلی اللہ علیه وسلم، وغیرهم، [ص: 417] وهکذا روي عن أبي هریرة أنه صلی بالمدینة نحو هذه الصلاة، وهو قول أهل المدینة وبه یقول مالك

بْنُ أَنسٍ، وَالشَّافِعِيُّ، وَأَحمَدُ، وَإِسحَاقُ، ۔ (جامع ترمذی مع تحفۃ الاحوذی)

قال الشیخ سلام اللہ فی المحلی وھو حجۃ الشافعی وأحمد ومالک وروی ذلک عن ابن عمر وابن عباس وأبی سعید الخدری ۔

حافظ عبدالرحمٰن مبارکپوری فرماتے ہیں :

قلت وقد عمل بہ أبو بکر و عمر رضی اللہ عنہما ۔ (تحفۃ الأحوذی : ج ا ص ۳۷۷)

خلاصہ یہ کہ امام شافعی، امام احمد اور امام مالک نے اپنے مسلک کی حمایت میں اسی حدیث کو دلیل ٹھہرایا ہے ۔ حضرت عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عباس، ابو سعید خدری، حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہم سے بھی یہی مروی ہے اور اسی پر عمل ہے ۔

دوسرا مسلک حضرت عبداللہ بن مسعود سے ایک مرفوع حدیث کے مطابق نماز عید کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ اور تکبیر رکوع سمیت پانچ تکبیریں کہی جائیں پھر قرأت کے بعد رکوع کیا جائے، پھر دوسری رکعت میں قرأت کے بعد رکوع سمیت چار تکبیریں کہی جائیں ۔ (عون المعبود مع سنن ابی داؤد)

یہ طریقہ بعض دوسرے صحابہ سے بھی مروی ہے مگر کوئی مرفوع حدیث قابل اعتماد اس طریقہ کے اثبات میں موجود نہیں ۔ مگر پہلا طریقہ بلحاظ سند دوسرے طریقہ سے بہتر ہے کیونکہ حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فارق رضی اللہ عنہم کا عمل اسی پہلے طریقہ پر رہا ہے ۔ اور وجوہ ترجیح میں ایک وجہ یہ ہے کہ جس حدیث پر خلفائے راشدین کا عمل ہو تو وہ دوسری حدیث پر راجح ہوتی ہے، جیسا کہ امام محمد بن موسیٰ حازمی اپنی کتاب ''الاعتبار'' میں تصریح فرماتے ہیں :

الحادی والثلاثون فی ترجیح الاخبار أن یکون إحد الحدیثین قد عمل بہ الخلفاء الراشدون دون الثانی فیکون الد ولذلک قدمنا روایۃ من روی فی تکبیرات العیدین سبعا، خمسا علی روایۃ من روی اربعا کأربع الجنائز لأن الأول قد عمل بہ أبو بکر و عمر رضی اللہ عنہ فیکون الی الصحۃ اقرب والأخذ بہ أصوب ۔ (کتاب الاعتبار : ص ۱۹)

''ترجیح کی اکتیسویں وجہ یہ ہے کہ دو مخالف حدیثوں میں سے جس حدیث پر خلفائے راشدین نے عمل کیا ہو تو وہ حدیث اس حدیث پر راجح ہوگا جس پر خلفائے راشدین کا عمل ثابت نہ ہو۔ اس لئے ہم نے ۲ تکبیروں والی حدیث کو چار تکبیروں والی حدیث پر ترجیح دی ہے کیونکہ ۲ تکبیروں والی حدیث پر حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فروق رضی اللہ عنہ کا عمل ہے ۔''

مزید تفصیل کے لئے نیل الاوطار کی طرف رجوع کیا جائے ج ۳ ص ۳۳۸ تا ۳۴۰ ۔ ھذا ما عندی واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب ۔

فائدہ :

عیدالاضحیٰ کا چاند نظر آجانے پر تکبیروں کا آغاز ہوجاتا ہے، پھر جب امام نماز کے لئے نکلے تو تکبیریں ختم کردینی چاہئیں ۔ (کتاب الام للشافعی : ج ۲ ص ۲۰۵)

تنبیہ :

مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمۃ اللعلیہ کی کتاب ''رسول اکرم کی نماز'' (ص ۱۲۲) پر کثیر بن عبداللہ بن کثیر لکھا گیا ہے، یعنی تصحیف ہوگئی ۔ صحیح کثیر بن عبداللہ ہے ۔ ملاحظہ ہو تحفۃ الاحوذی (ج ا ص ۳۷۷) وسنن دار قطنی (ج ۲ ص ۴۸) صحیح ابن خزیمہ ج، ص ۴ بیہقی ج ۳ ص ۲۵۸ ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص544

محدث فتویٰ